Regd. No. L.5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء

عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

روزنامہ

الفضل ربوہ

فی پرچہ ۱ر

یوم: یکشنبہ ٭ ۵ ر ذیقعدہ ۱۳۷۴ھ

جلد ۹/۴۴ | ۲۶ر احسان ۱۳۳۴ ہش ۔ ۲۶ر جون ۱۹۵۵ء | نمبر ۱۵۱

عربوں کے ساتھ بڑی طاقتوں کا سلوک ظلم اور بے انصافی کی بدترین مثال ہے

سان فرانسسکو ۲۵ر جون لبنان کے نمائندہ مسٹر چارلس ملک نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا اقوام متحدہ سے قیام امن اور انصاف کرنے کے متعلق جو توقعات قائم کی گئی تھیں۔ انہیں پورا نہیں کیا گیا۔ بلکہ مشرق وسطیٰ میں ان توقعات کے برعکس کاروائیاں کی گئی ہیں۔

مسٹر چارلس ملک نے اس سلسلے میں بطور مثال فلسطین کے مسئلہ کو پیش کیا۔ اور کہا فلسطین میں بڑی طاقتوں نے عربوں سے جو سلوک کیا ہے۔ اس سے زیادہ ظلم اور بے انصافی تصور میں نہیں آ سکتی۔ لیکن اقوام متحدہ نے اس سلسلے میں اپنے فرائض کو قطعاً ادا نہیں کیا۔ بلکہ اس ظلم کی توثیق کرکے ایک بہت بڑی مثال قائم کی ہے۔

صدر لائبیریا کو قتل کرنے کی سازش

لیگوس ۲۵ جون۔ گذشتہ بدھ کو لائبیریا کے صدر کو قتل کرنے کی جو کوشش کی گئی تھی۔ آج اس سلسلے میں یہاں مزید اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کوشش کے پیچھے ایک منظم سازش کام کر رہی تھی۔ جو حزب اختلاف کے راہنما مسٹر کول مین کی راہنمائی میں بنائی گئی تھی۔ مسٹر کول مین اپنے خاندان کے باقی افراد کے ساتھ فرار ہو چکے ہیں۔

بیان کیا جاتا ہے کہ صدر لائبیریا پر ایک جلسہ عام میں فائر کئے گئے۔ جن سے تین شخص زخمی ہوئے۔ مگر صدر بال بال بچ گئے۔

مختصرات

• بون انزر ۲۵ر جون صدر ارجنٹائن نے نئی کابینہ بنانے کے سلسلے میں ملک کے فوجی اور سیاسی لیڈروں سے گفت و شنید شروع کر دی

— قاہرہ ۲۵ر جون عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل نے الجزائر میں فرانس کے بڑھتے ہوئے ظلم و تشدد پر احتجاج کیا ہے۔ اور فرانس کو تنبیہہ کی ہے کہ اس کا نتیجہ بالآخر اس کے حق میں اچھا نہیں رہے گا۔

— کراچی ۲۵ر جون جہاز سفینۂ عرب ۱۵۰۶ حاجیوں کو لے کر آج جدہ روانہ ہو گیا۔

امریکہ ہر امن پسند ملک سے تعاون کرنے کو تیار ہے

رٹلینڈ (ورمانٹ) صدر آئزن ہاور نے کہا ہے کہ "ہم ہمیشہ طاقتور رہیں گے لیکن اس کے ساتھ عالمی امن کے لئے ہم ہر اس ملک کے ساتھ تعاون کرنے پر آمادہ رہیں گے۔ جو دیانتداری اور نیک نیتی کے ساتھ امن کے مفاد کو فروغ دینا چاہتا ہو۔"

صدر آئزن ہاور نے تقریر کرتے ہوئے کہا ہمیں اپنے عزائم پر ثابت قدم رہنا چاہئے ہمیں وقتی مصلحتوں کی خاطر اصولوں کو قربان نہیں کرنا چاہیئے۔ صدر نے کہا "ہمیں چاہیئے کہ جس طرح ہم دوسروں کو اپنے مسائل سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں اسی طرح ہمیں اوروں کے مسائل سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیئے"

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق تازہ اطلاع

حضور بخیریت ہیگ (ہالینڈ) پہنچ گئے مقامی مبلغین اور احباب نے حضور کا خیر مقدم کیا

ربوہ ۲۵ر جون مکرم پرائیویٹ سکرٹری صاحب کی طرف سے آج بذریعہ ہوائی ڈاک مندرجہ ذیل اطلاع موصول ہوئی ہے۔

ڈین ہیگ ۱۸ر جون ۱۹۵۵ء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز قریباً ساڑھے پانچ بجے ہیگ میں اپنی جائے قیام پر بخیر و عافیت پہنچ گئے۔ الحمد للہ۔ مکرم مولوی غلام احمد صاحب بشیر، مکرم مولوی ابوبکر صاحب ایوب اور دیگر مقامی احمدی احباب حضور کے خیر مقدم کے لئے موجود تھے۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا جولائی کے اخیر تک یہاں قیام رہے گا۔ انشاء اللہ

حضور کی ڈاک کا ایڈریس یہ ہوگا

C/O, Moulvi. G.A Bashir. Rijchroatlaan 54
Den Hague Halland

روسی طیاروں نے ایک امریکی ہوائی جہاز پر حملہ کر دیا

واشنگٹن ۲۵ر جون۔ امریکی محکمہ خارجہ کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ دو روسی طیاروں نے ایک امریکن ہوائی جہاز پر بلا وجہ گولیاں چلائی ہیں۔ جن کی وجہ سے جہاز کو نقصان پہنچا ہے اور عملہ کے بعض ارکان مجروح ہوئے ہیں۔ ترجمان مذکور نے بتایا ہے۔ امریکی جہاز معمول کے مطابق پرواز کر رہا تھا اور روسی طیاروں نے بغیر کسی اشتعال کے اس پر حملہ کیا ہے۔ روسی وزیر خارجہ مسٹر مولوٹوف کو اس واقعہ کی اطلاع دے دی گئی ہے۔

ادھر مسٹر مولوٹوف سے جب دریافت کیا گیا۔ تو انہوں نے کہا۔ مجھے اس قسم کے کسی واقعہ کی قطعاً کوئی اطلاع نہیں ہے۔ تاہم میں اس سلسلے میں فوری تحقیقات کروں گا

بچوں سے مزدوری کا کام لینے پر عالمی مزدور ادارے نے پابندی عائد کر دی

پاکستان نے ان پابندیوں کی توثیق کر دی

کراچی ۲۵ جون۔ حکومت پاکستان نے مزدوروں کے بین الاقوامی ادارے کے ایک منشور کی توثیق کر دی ہے۔ اس منشور میں بچوں سے کام لینے پر بعض پابندیاں عائد کر دی گئی ہیں۔ مثلاً بجلی کے کارخانوں میں ۱۲ سال سے کم عمر کے بچوں سے کام نہیں لیا جا سکے گا۔ ریلوے ورکشاپوں میں اور ساحلی مقامات پر گودیوں میں ۱۲ سال سے کم عمر کے بچوں سے مزدوری کا کام نہیں لیا جائے گا۔ کانوں میں کام کرنے کے لئے کم از کم عمر ۱۵ سال عمر مقرر کی گئی ہے۔

۱۲ سے ۱۷ سال تک کی عمر کے بچوں کو کام پر لگانے سے پہلے ایک ڈاکٹری سرٹیفکیٹ مہیا کرنا ضروری ہوگا۔

اس منشور پر یکم مئی ۱۹۵۶ء سے عملدرآمد شروع ہوگا۔

مشرقی پاکستان کی کابینہ میں اقلیتی فرقوں کو شامل کیا جائیگا

ڈھاکہ ۲۵ر جون مشرقی بنگال کے وزیر اعلیٰ مسٹر ابو حسین سرکار نے ایک بیان میں بتایا کہ وہ عنقریب اپنی کابینہ میں اقلیتی فرقوں کے دو وزراء کا اضافہ کریں گے۔

آزاد کشمیر نے ایک بورڈ قائم کر دیا

مظفر آباد ۲۵ جون۔ حکومت آزاد کشمیر نے چار افراد پر مشتمل ایک بورڈ قائم کیا ہے۔ جو انجینئرنگ، زراعت اور طبی تربیت کے لئے آزاد کشمیر کے امیدوار منتخب کرے گا۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کروا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۶ جون ۱۹۵۵ء

اسلامی نقطۂ نظر

ہم نے ذکر کیا تھا کہ مولانا ابوالاعلیٰ صاحب مودودی نے اپنی شیخوپورہ والی تقریر میں اپنے تئیں اور اپنی جماعت کو مظلوم اور باقی لوگوں کو جن میں ارباب حکومت اور علمائے کرام بھی شامل ہیں اپنا اور اپنی جماعت کا دشمن ظاہر کیا ہے۔ اور اس کی وجہ یہ بتائی ہے۔ کہ وہ اور ان کی جماعت تو اسلامی قانون کے نفاذ کے لئے جدوجہد کر رہی ہے۔ اور باقی لوگ ان کے راستہ میں روڑے اٹکا رہے ہیں۔

یہ ایک بہت بڑا اتہام ہے جو مودودی صاحب نے اپنے سوا دوسرے لوگوں پر لگایا ہے۔ نہ تو ارباب حکومت اسلامی قانون کے خلاف ہیں۔ اور نہ علمائے کرام۔ مگر علماء میں سے جیسا کہ ہم نے لکھا تھا آپ نے قادیانیوں کو سرفہرست رکھا ہے۔ اور فرمایا ہے کہ قادیانیوں کے اخبارات میں صرف آپ کی اور آپ کی جماعت کی ہی مخالفت کی جاتی ہے۔ ہم نے اس امر کے متعلق وضاحت کر دی تھی۔ کہ ہمیں آپ کی ذات اور آپ کی جماعت سے قطعاً کسی قسم کی عداوت نہیں ہے۔ البتہ ہم نے آپ کے اصولوں کی غلطی واضح کرنے کے لئے ضرور لکھا ہے۔ اور ہمیشہ لکھتے رہیں گے۔

مودودی صاحب اس تقریر سے احمدیوں کے خلاف یہ اثر ڈالنا چاہتے ہیں کہ گویا احمدی پاکستان میں اسلامی قانون کے نفاذ کو اپنے لئے خطرناک سمجھتے ہیں۔ ہم نے بارہا اس امر کی تشریح کی ہے کہ احمدیت دنیا میں اسلام کے احیاء و قیام کے لئے وجود میں آئی ہے۔ اور احمدیوں کے متعلق جو بفضل خدا شریعت کے دوسروں سے زیادہ پابند ہیں۔ یہ کہنا کہ وہ پاکستان یا کسی ملک میں اسلامی قانون کے نفاذ کے مخالف ہیں ایسا ہی ہے جیسا کہ یہ کہنا کہ مچھلی پانی کے خلاف ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ مودودی صاحب کا جو تصور اسلامی قانون کے متعلق ہے۔ ہم بارہا اس کو قرآن کریم اور اسوۂ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے غلط ثابت کر چکے ہیں۔ قرآن کریم جہاں اکراہ فی الدین کی مذمت کرتا ہے۔ وہاں مودودی صاحب اپنے نظریہ کی بنیاد ہی اکراہ پر رکھتے ہیں ہم اسلام کو امن کا پیغام اس معنے میں سمجھتے ہیں۔ کہ وہ اپنی اشاعت کے لئے اکراہ کے ذرا سے شائبہ کو بھی برداشت نہیں کرتا۔

اسلام ایک روحانی تحریک ہے جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے انبیاء علیہم السلام چلاتے چلے آئے ہیں۔

یہ تحریک اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور اس کی بنیاد توحید باری تعالیٰ اور رسالت انبیاء علیہم السلام پر ایمان ہے۔ جو انسان کی دلی کیفیت سے تعلق رکھتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ صریح طور پر اس میں ہر قسم کے جبر کی ممانعت کرتا ہے۔ وہ ایمان کو صرف خالص صورت میں قبول کرتا ہے۔ جو ہر قسم کی آلائش جبر اور ترغیب سے پاک و صاف ہو۔ اس کے برعکس مودودی صاحب "مصلحانہ جہاد" کے بھی قائل ہیں۔ اور تبلیغ اسلام کے لئے تلوار کی قابہ رانی کو ضروری خیال کرتے ہیں اور ان کا طریق کار جبر و اکراہ سے خالی نہیں جیسا کہ ان کی تحریرات سے اچھی طرح واضح ہوتا ہے۔

اسی نظریہ کے زیر اثر وہ خواہ بادشاہ کے خوف سے آئین پسندی کو ایک وقتی اصول زبان سے بیان فرمائیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ جس شخص نے آپ کے نظریات کا مطالعہ کیا ہے۔ وہ اس وقتی سٹنٹ سے بالکل دھوکا نہیں کھا سکتا۔ اور ان کے امن پسندی کے دعاوی کو کبھی مبنی بر متانت نہیں خیال کر سکتا۔ چنانچہ پنجاب کے گذشتہ فسادات میں انہوں نے جو عملی حصہ لیا۔ ان کی حقیقی ذہنیت کو واشگاف کرنے کے لئے کافی ہے۔

مختصراً مودودی صاحب کے نظریہ اسلام اور ہمارے نظریہ اسلام میں یہ فرق ہے کہ ہم اسلام کو امن کا پیغام سمجھتے ہیں۔ اور اس کی تبلیغ کے لئے امن کے طریق کار کو صحیح سمجھتے ہیں۔ مگر مودودی صاحب گو اسلام کو امن کا پیغام سمجھتے ہوں۔ مگر اس کی اشاعت کے لئے جبر و اکراہ کو جائز مانتے ہیں۔

ہماری رائے میں مودودی صاحب کا نظریہ نہ صرف خلاف اسلام ہے بلکہ اسلام کو بدنام کرنے والا اور اس کی تبلیغ کے راستہ میں سد سکندری ہے۔ اور ان کا یہ نظریہ کہ اسلامی جماعت کا فرض ہے کہ وہ بالجبر ملک کی حکومت پر قابض ہو۔ اسلامی نہیں بلکہ لادینی نظریہ ہے۔ جو اشتراکیت وغیرہ کی تقلید میں اختیار کیا گیا ہے۔ جو بزور لٹاریہ کی حکومت پر جبری قبضہ کی قائل ہے۔ ایسا نظریہ ہماری دانست میں تخریبی نظریہ ہے۔ اور اسلامی ممالک میں فتنہ و فساد اور انارکی پھیلانے والا ہے۔ اسلامی حکومت تو کجا ایک لادینی سے لادینی حکومت بھی اپنے ملک میں ایسی جماعت کو برداشت نہیں کر سکتی۔

چونکہ مودودی صاحب ایسا نظریہ رکھتے ہیں۔ اور فسادات میں حصہ لے کر انہوں نے اس کا عملی ثبوت بھی بہم پہنچا دیا ہے۔ جیسا کہ تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ سے واضح ہے۔ اس لئے پاکستان کی حکومت انہیں اور ان کی جماعت کو پسندیدگی سے نہیں دیکھ سکتی۔

مودودی صاحب کا یہ کہنا کہ ارباب حکومت کو ان کے ساتھ اس لئے دشمنی ہے کہ وہ یہاں اسلامی قانون کا نفاذ چاہتے ہیں بالکل بے حقیقت ہے اور خود ستائی پر مبنی ہے۔ اور یہ کہنا کہ علماء ان کے راستہ میں روڑے اٹکا رہے ہیں صحیح نہیں ہے بلکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ مودودی صاحب کا "اسلامی قانون" کا نعرہ لگانا اسلامی قانون کے راستہ میں سب سے بڑی روک واقع ہے۔ ان کے "اسلامی قانون" کے متعلق جبری نظریات جو ازمنہ وسطی میں رائج تھے اور مسلمانوں کے علاوہ جس کا مظاہرہ یورپ کے عیسائی فرقے بھی نہایت خون آشامی کے ساتھ کرتے رہے ہیں۔ اسلامی قانون کے راستہ میں حقیقی روک ہیں۔ انہوں نے اپنی خودساختہ شریعت کو اسلامی شریعت کا نام دے کر نہ صرف غیر مسلموں کو بلکہ مسلمانوں کو بھی اس سے بیزار کر دیا ہے۔ وہ اسلام سے بیزار نہیں ہیں۔ مگر مودودی صاحب کے نظریہ اور ان کے طریق کار سے یقیناً بیزار ہیں۔

مولانا مودودی صاحب ایک بھی مثال نہیں دے سکتے کہ جماعت احمدیہ یا اس کے کسی رکن نے مودودی صاحب کی جماعت کو ہی سرے سے مسدود کرنے کی کوشش کی ہو۔ ہم ان کے غلط اصولوں کی ضرور تردید کرتے ہیں اور جہاں تک ان کے اصول باغیانہ فتنہ و فساد اور انارکی کی طرف لے جانے والے ہیں ان کو مسلمانوں اور پاکستان کے لئے خطرناک سمجھ کر چاہتے ہیں کہ وہ یہاں پنپنے نہ پائیں۔ مگر ہم نے جماعت اسلامی کو بحیثیت مجموعی دبانے کی کبھی خواہش تک نہیں کی عملی اقدام تو کجا۔ البتہ جیسا کہ ہم نے کہا ہے۔ ہم آئین کے اندر رہ کر ان کے ایسے پروپیگنڈا کی ضرور مخالفت کرتے ہیں۔ جو ملک میں بالآخر فتنہ و فساد پر جا کر منتج ہوتا ہے۔ اور حکومت بھی جو ملک میں نظم و نسق کے قیام کی ذمہ دار ہے یقیناً اسی نقطۂ نظر سے اقدام کرتی ہے اس کے برخلاف مودودی صاحب نہ صرف تقریروں اور تحریروں سے بلکہ عملاً احمدیت کو سرے سے مٹا دینے اور برباد دینے کے لئے کوشاں ہیں۔ اور انہوں نے اور ان کی جماعت نے احمدیوں کے خلاف گذشتہ شورش میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ اور وہ احمدیت کو بزور مٹا دینے کے لئے ہر ظلم و جبر میں اشتراک کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ وہ تبلیغ کے کھلے میدان میں احمدیت سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتے۔ اس لئے جیسا کہ لوگوں کا قاعدہ ہوتا ہے وہ احمدیت کے خلاف جبر کا استعمال کرنا چاہتے ہیں۔ اور اگر فولادی تلوار نہ ہو تو قانون کی تلوار سے کام نکالنا چاہتے ہیں۔

ہم آخر میں پھر ایک دفعہ عرض کرتے ہیں کہ حاشا وکلا ہم مودودی صاحب اور ان کی جماعت کے حق اظہار رائے کو مسدود نہیں کرنا چاہتے بلکہ فرانسیسی مفکر روسو کے ساتھ ہم یہ کہتے ہیں کہ خواہ ہمیں ان کی رائے سے کتنا ہی اختلاف کیوں نہ ہو۔ ہم ان کے اس حق کے لئے کہ وہ اپنی رائے کے اظہار میں آزاد ہیں تمام دنیا سے لڑنے کے لئے تیار ہیں۔ البتہ ہم ان کا ہی نہیں بلکہ کسی کا اور خود اپنا حق بھی یہ نہیں سمجھتے کہ تلوار یا حکومت کے خلاف بغاوت کے ذریعہ اقتدار پر قبضہ کریں اور قانوناً قائم شدہ حکومت کے بیخ و بن ہلائیں تلوار یا قانونی جبر سے دوسروں کے حق اظہار رائے کو مسدود کر دیں۔ ہم بغاوت کے ہر طریق کے عقیدۃً مخالف ہیں۔ ہم تبلیغ اسلام میں جبر کے ذرا سے شائبہ کو بھی اسلام کی توہین سمجھتے ہیں۔ اور ہم مخالفین اسلام کو جو اسلام پر تلوار کا اعتراض کرتے ہیں۔ یہ دکھلا دینا چاہتے ہیں کہ اسلام اپنی ذاتی خوبیوں کی وجہ سے دنیا میں پھیلا ہے۔ اور انشاء اللہ اپنی ذاتی خوبیوں کی وجہ سے وہ آئندہ دنیا کا واحد دین بن جائے گا۔

اگرچہ ہم مودودی صاحب کو اور ان کی جماعت کو اسلامی اصولوں سے منحرف سمجھتے ہیں۔ مگر ہم جانتے ہیں کہ وہ غیر مسلموں کی نسبت اسلام کے زیادہ قریب ہیں۔ وہ جلد یا بدیر اسلام اور مسلمانوں کے لئے سرمایہ بن سکتے ہیں۔ اگرچہ آج وہ اسلام اور مسلمانوں کو غیر مسلموں سے بھی بڑھ کر نقصان پہنچا رہے ہیں۔ مگر جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے

اے دل تو نیز خاطر ایناں نگاہ دار
کاخر کنند دعوئے حب پیمبرم

سب سے آخر میں ہم مولانا مودودی صاحب ان کے علمائے کرام اور ارکان جماعت اسلامی کو دعوت دیتے ہیں کہ آؤ بجائے توحید باری تعالیٰ اور رسالت محمد رسول اللہ کا جھنڈا تمام دنیا کے کناروں پر لہرانے کے لئے اپنا تن من دھن لگا دیں۔ ہم دیکھیں گے

کون ہوتا ہے حریف مرد افگن عشق

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آج سے پچاس سال پہلے کا ایک الہام

— از حضرت مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری —

(۷ ستمبر ۱۹۰۵ء) "پھر ایک کاغذ دکھائی دیا اس پر لکھا ہوا تھا۔

مَصَالِحُ الْعَرَبِ۔

مَسِیْرُ الْعَرَبِ

پھر ایک کاغذ دکھائی دیا۔ اس پر لکھا ہوا تھا۔

بامراد

پھر ایک کاغذ دکھائی دیا اس پر لکھا ہوا تھا۔

رَدِّ بلا

آج کے الہام مسیر العرب کا ذکر تھا فرمایا اس کے معنے یہ بھی ہو سکتے ہیں۔ کہ "عرب میں چلنا"۔ شاید مقدر ہو کہ ہم عرب جائیں۔ مدت ہوئی کہ کوئی ۲۵، ۲۶ سال کا عرصہ گزرا ہے۔ ایک دفعہ میں نے خواب میں دیکھا تھا۔ کہ ایک شخص میرا نام لکھ رہا ہے۔ تو آدھا نام اس نے عربی میں لکھا ہے۔ اور آدھا انگریزی میں لکھا ہے۔ انبیاء کے ساتھ ہجرت بھی ہے۔ لیکن بعض رؤیا نبی کے اپنے زمانہ میں پورے ہوتے ہیں۔ اور بعض اولاد یا کسی متبع کے ذریعے سے پورے ہوتے ہیں مثلاً آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو قیصر و کسریٰ کی کنجیاں ملی تھیں۔ تو وہ ممالک حضرت عمرؓ کے زمانہ میں فتح ہوئے۔" (بدر جلد ۱ نمبر ۲۳ صفحہ ۲ والحکم جلد ۹ نمبر ۳۲ صفحہ ۳)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے آج سے پچاس سال پہلے جو رؤیا دکھائی تھی۔ اور جس رؤیا کی تشریح حضور نے اپنی اس سے بھی ایک پچیس سالہ خواب کے ذریعہ کی ہے بالکل واضح ہے۔ عرب کی سیر کے متعلق حضور کا ارشاد کہ "بعض رؤیا نبی کے اپنے زمانہ میں پورے ہوتے ہیں۔ اور بعض اولاد یا کسی متبع کے ذریعہ سے پورے ہوتے ہیں"۔ کس شان کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ذات میں پورا ہو رہا ہے۔ آپ نہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد ہیں۔ بلکہ آپ ان کے مکمل متبع اور خلیفہ بھی ہیں۔ پھر اس الہام کو حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک عظیم الشان پیشگوئی سے مناسبت دی گئی ہے۔ جو حضرت عمرؓ کے زمانہ میں پوری ہوئی۔ اب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ فضل عمر بھی ہیں۔ یعنے اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی قیصر و کسریٰ کے متعلق پیشگوئی حضرت عمرؓ کے زمانہ میں پوری ہوئی۔ تو ان کے غلام اور ظل یعنے مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی بھی ان کے دوسرے خلیفہ فضل عمر کے وجود میں پوری ہوئی اور ہو رہی ہے۔

پھر خواب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنا آدھا نام عربی میں اور آدھا انگریزی میں لکھا ہوا دیکھا۔ اب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا یہ سفر عرب ممالک میں بھی ہو رہا ہے اور یورپ ممالک میں بھی۔ اور جیسا کہ اطلاعات سے ظاہر ہے حضور کو اپنے اس سفر میں عربی میں گفتگو کرنی پڑی ہے۔ اور انگریزی میں بھی۔

مصالح العرب۔ مسیر العرب کے ضمن میں بامراد اور رَدِّ بلا کے الفاظ بھی آئے ہیں۔ جس کا واضح مطلب یہی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یہ موعود خلیفہ عرب ممالک میں جائیں گے۔ اور عرب ممالک کی اصلاح کی کوشش فرمائیں گے اور بامراد ہوں گے۔ اس وقت تک جو رپورٹیں الفضل میں آئی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ بیماری کے باوجود حضور ایدہ اللہ تعالیٰ عرب ممالک کے لئے خصوصاً اور دیگر ممالک کے لئے عموماً اصلاح کے ذرائع پر کس قدر غور فرما رہے ہیں۔

رَدِّ بلا سے اس امر کی طرف بھی اشارہ ہے کہ آپ بیماری کے رد کے لئے سفر کریں گے۔ نیز یہ بھی مفہوم ہو سکتا ہے۔ کہ ان ممالک کے لئے آپ کا سفر رَدِّ بلا ہو گا۔ مندرجہ بالا سطور پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کس طرح اپنے صادقین اور برگزیدہ بندوں کو آنے والے واقعات کی خبر دیتا ہے۔ اور ان کو کس رنگ میں پورا کرتا ہے۔ تا کہ اس کے بندوں کی سچائی لوگوں پر ظاہر ہو۔ چونکہ بوجہ کمزوری میں زیادہ نہیں لکھ سکتا اس لئے اسی پر ہی اکتفا کرتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو بصیرت عطا فرمائے تا کہ ہم اس کی باتیں سمجھ سکیں اور عمل کر سکیں۔ میں ان لوگوں سے بھی گزارش کرتا ہوں جو ابھی تک اس جماعت میں شامل نہیں۔ کہ وہ غور فرمائیں کہ کیا اللہ تعالیٰ غیب کے امور کی اطلاع کسی ایسے آدمی کو دیتا ہے۔ جو صادق نہ ہو۔ میں درخواست کرتا ہوں کہ احباب دعا فرمائیں۔ کہ آخری دم تک مجھے خدمت دین کی توفیق عطا ہو۔ آمین۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

زندہ نبی

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی ایسی ثابت ہے کہ کسی اور نبی کی ثابت نہیں۔ اور اسی لئے ہم زور اور دعوے سے یہ بات پیش کرتے ہیں۔ کہ اگر کوئی نبی زندہ ہے۔ تو وہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔ اکثر اکابر نے حیات النبیؐ پر کتابیں لکھی ہیں۔ اور ہمارے پاس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے ایسے زبردست موجود ہیں۔ کہ کوئی ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ منجملہ ان کے ایک یہ بات ہے۔ کہ زندہ نبی وہی ہو سکتا ہے۔ جس کے برکات اور فیوض ہمیشہ کے لئے جاری ہوں۔ اور یہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے زمانہ سے لے کر اس وقت تک کبھی بھی مسلمانوں کو ضائع نہیں کیا۔ ہر صدی کے سر پر اس نے کوئی آدمی بھیجدیا۔ جو زمانہ کے مناسب حال اصلاح کرتا رہا۔ یہاں تک کہ اس صدی پر اس نے مجھے بھیجا ہے۔ تا کہ میں حیات النبیؐ کا ثبوت دوں۔ یہ امر قرآن شریف سے بھی ثابت ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دین کی حفاظت کرتا رہا ہے۔ اور کرے گا۔ جیسا کہ فرمایا انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ یعنے بے شک ہم نے ہی اس ذکر کو نازل کیا ہے۔ اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے۔

(الحکم نمبر ۶ جلد ۱۰ - ۱۷ فروری ۱۹۰۶ء)

— مجبوری —

از محترم نسیم سیفی صاحب لیگوس

ساحل پہ تماشہ کر نہ سکوں طوفاں کے تھپیڑے کھا نہ سکوں
یہ اُلجھن کیسی اُلجھن ہے دل رُک نہ سکے میں جا نہ سکوں

دل ظلمتِ شب میں کھو جائے دل ظلمتِ شب ہی ہو جائے
اک صبحِ درخشاں کے جلوے آنکھوں میں اگر لہرا نہ سکوں

یہ آبِ رواں، یہ ماہ جواں، ہر چیز یہاں فردوس نشاں
گردش میں ہے لیکن دَورِ زماں صد حیف اسے ٹھہرا نہ سکوں

جانو کہ محبت جھوٹی ہے سمجھو کہ جنوں ناپختہ ہے
گر خون کے تپتے اشکوں سے میں کون و مکاں پگھلا نہ سکوں

دعویٰ محبت دونوں طرف بیتاب ہیں وہ بے چین ہوں میں
اس پر بھی ہماری مجبوری وہ آ نہ سکیں میں جا نہ سکوں

خدمتِ خلق

۱۹ جون بروز اتوار مجلس خدام الاحمدیہ مغلپورہ نے سبیل لگانے کا پروگرام بنایا اور دوپہر کو شالامار روڈ نزد تھانہ مغلپورہ برف کے پانی کی سبیل لگوا کر راہگیروں اور تانگہ سواروں کو ٹھنڈا پانی پلایا۔

محمد اسحٰق نثار ناظم خدمت خلق مغلپورہ

توارد ـــــ یا ـــــ اعتراف

از مکرم محمد احمد صاحب حاکمی ایم ایس سی واقف زندگی

ڈاکٹر این وِن سینٹ پیل (مصنف (The Power of Positive Thinking) رسالہ Look) میں ہر ماہ قارئین کے سوالات کے جواب دیتے ہیں۔ ایک سوال پوچھا گیا ہے

مختلف مذاہب کے ماننے والوں میں رواداری پیدا کرنے کا بہترین طریق کیا ہو سکتا ہے؟

جواب ملاحظہ فرمائیے:

"مجھے لفظ رواداری (Tolerance) پسند نہیں ہے۔ اس سے صرف یہ مترشح ہوتا ہے کہ مختلف مذاہب کے پیرو ایک دوسرے کو کیسے "برداشت" کر سکتے ہیں۔ ہمیں اس سے آگے بڑھنا چاہیئے اور دوسرے کو بہتر طور سمجھ کر اور اس سے ہر ممکن تعاون کر کے اچھے تعلقات پیدا کرنے چاہئیں۔ جب ہم کسی آدمی سے اچھی طرح متعارف ہو جاتے ہیں تو عموماً وہ اس سے کہیں بہتر ثابت ہوتا ہے۔ جو ہم نے اس کے متعلق اپنے ذہن میں سوچا ہوتا ہے۔ سو ہمیں دوسرے مذاہب کے متعلق زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کرنا چاہئیں۔ اچھے مقاصد کے لئے ہم جتنا بھی باہمی تعاون کریں گے۔ اتنا ہی ہم ایک دوسرے کے قریب ہو سکیں گے۔ غلط معلومات کی بناء پر تمام پرانے تعصبات کو جڑ سے ختم کر دیا چاہیئے تا وہ آئندہ نسل تک نہ پہنچ سکیں۔ دوسرے مذاہب کے متعلق صرف اچھی باتیں بیان کرو اور ان کی عمدہ تعلیم کو سراہو۔ تا آئندہ نسلیں ایک دوسرے سے زیادہ سے زیادہ قریب ہو سکیں؟

اب اسی موضوع پر مجدد وقت اور مہدی دوراں علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات جو حضور نے آج سے قریباً نصف صدی پیشتر اپنی تصنیف پیغام صلح میں تحریر فرمائے۔ ملاحظہ فرمایئے۔

"اسلام وہ پاک اور صلح کار مذہب تھا جس نے قوموں میں صلح کی بنیاد ڈالی اور ہر ایک قوم کے نبی کو مان لینے کی تعلیم دی تمام دنیا میں یہ فخر خاص قرآن شریف کو حاصل ہے جس نے دنیا کی نسبت ہمیں یہ تعلیم دی کہ لا نفرق بین احد منہم ونحن لہ مسلمون۔ یعنی تم اے مسلمانو! یہ کہو کہ ہم دنیا کے تمام نبیوں پر ایمان لاتے ہیں اور ان میں تفرقہ نہیں ڈالتے کہ بعض کو مانیں اور بعض کو رد کریں اگر ایسی صلحکار کوئی اور الہامی کتاب ہے تو اس کا نام لو۔"

"میں نہایت نیک نیتی سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جن قوموں نے یہ عادت اختیار کر رکھی ہے اور یہ ناجائز طریق اپنے مذہب میں اختیار کر لیا ہے۔ کہ دوسری قوموں کے نبیوں کو بدگوئی اور دشنام دہی کے ساتھ یاد کریں وہ نہ صرف بے جا مداخلت سے جن کے ساتھ ان کے پاس کوئی ثبوت نہیں۔ خدا کے گنہگار ہیں۔ بلکہ وہ اس گناہ کے بھی مرتکب ہیں کہ بنی نوع میں نفاق۔ و دشمنی کا بیج بوتے ہیں"

"۔۔۔۔۔ اس کی تمام مخلوق سے نیکی اور بھلائی کرنا اور ہمدردی سے پیش آنا اور دنیا کے تمام مقدس رسولوں اور نبیوں کو اپنے اپنے وقت میں خدا کی طرف سے نبی اور مصلح ماننا اور ان میں تفرقہ نہ ڈالنا اور ہر ایک نوع انسان سے خدمت کے ساتھ پیش آنا ہمارے مذہب کا خلاصہ یہی ہے"

"پیار و صلح جیسی کوئی بھی چیز نہیں آؤ ہم اس معاہدہ کے ذریعہ سے ایک ہو جائیں اور ایک قوم بن جائیں آپ دیکھتے ہیں کہ باہمی تکذیب سے کس قدر پھوٹ پڑ گئی ہے۔ اور ملک کو کس قدر نقصان پہنچا ہے آؤ اب یہ بھی آزما لو کہ باہمی تصدیق کی کسقدر برکات ہیں۔ بہترین صلح کا طریق یہی ہے"

دوسرا سوال جو پوچھا گیا ہے وہ یہ ہے ـــــ کیا ہماری دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ آپ کا اس بارہ میں کیا نظریہ ہے؟

جواب:۔

"(صدق دل سے کی گئی) ہر دعا سنی جاتی ہے میرے نزدیک خدا تعالیٰ کی طرف سے تمام دعاؤں کا جواب ان تین صورتوں میں سے کسی ایک میں ضرور دیا جاتا ہے ـــ ہاں نہیں۔ انتظار کرو۔ جتنے بھی اعتماد اور ایقان سے ہم اپنے خالق کو پکارتے ہیں۔ اتنا ہی ہماری دعاؤں کے بہترین نتائج پیدا ہونے کی توقع ہے۔"

اسی سوال کا جواب دیتے ہوئے ہمارے امی نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پونے چودہ سو سال قبل فرمایا تھا۔

"ما من مسلم یدعو بدعوۃ لیس فیہا اثم ولا قطیعۃ رحم الا اعطاہ اللہ بہا احدی ثلث اما ان یعجل لہ دعوتہ واما ان یدخرھا لہ فی الاخرۃ واما ان یصرف عنہ من السوء مثلہا۔"

(مشکوٰۃ کتاب الدعوات رواہ احمد)

اور ان پیارے الفاظ کا ترجمہ حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم کی پیاری زبان میں ملاحظہ فرمایئے ؎

دعائیں گو سبھی ہوتی ہیں منظور
یہ فرمایا حضور مصطفےٰ نے
مگر مل جائے جو مانگا ہے تو نے
نہیں ٹھیکہ لیا اس کا خدا نے
کبھی ملتا ہے دنیا میں جو مانگو
کبھی عقبےٰ کے کھلتے ہیں خزانے
کبھی کوئی مصیبت دور ہو کر
بدل جاتے ہیں تلخی کے زمانے
عبادت بن کے رہ جاتی ہیں اکثر
خدا اور اسکے بندے کو ملانے
کبھی مقصد بدل جاتا ہے۔ مثلاً
بجائے زر پسر بھیجا خدا نے
فراخی کی جگہ ملتی ہے عزت
خطاؤں کی جگہ آتے ہیں دانے
مکاں بنتا نہیں پر عمر بڑھ کر
بھرے جاتے ہیں عملوں کے خزانے
مگر نقصاں وہ جو بھول دعائیں
کرم اس کا ہے گر ان کو نہ مانے
نہیں محروم اس درگاہ سے کوئی
کہ بخشش کے ہزاروں ہیں بہانے
غرض یہ ہیں اجابت کے طریقے
قبولیت کے ہیں سب شاخسانے

ڈاکٹر فریڈرک سٹیئر صدر شعبہ غذا ہارورڈ یونیورسٹی سے انسان کے جسم کو صحت مند حالت میں رکھنے سے متعلق ایک انٹرویو (جو U.S. News & World Report سے ملخص کیا گیا ہے) کے دوران میں۔

سوال۔ جسم کو صحیح حالت میں رکھنے کے لئے آپ کا اپنا کیا معمول ہے؟

جواب ـــ "میں کوشش کرتا ہوں کہ اپنی پلیٹ میں اپنی بھوک کی نسبت ذرا تھوڑا کھانا نکالوں۔ اور (کچھ بھوک ہونے کے باوجود) دوسری بار کبھی کھانا نہیں مانگتا دعوتوں میں پھلوں کو مٹھائیوں پر ترجیح دیتا ہوں"

اور چودہ سو سال قبل انسان کامل (صلے اللہ علیہ وسلم) نے گنواروں کو تہذیب سکھاتے ہوئے جو کچھ فرمایا تھا۔ وہ ان احادیث میں ملاحظہ فرمایئے۔

فرمایا ـــ "پیٹ سے زیادہ بُرا برتن کسی نے نہیں بھرا۔ ایک آدمی کے لئے چند لقمے کافی ہیں جو اسکی پیٹھ کو سیدھا رکھ سکیں۔ اگر کسی شخص پر اس کا نفس غالب آ جائے۔ تو وہ ایک تہائی پیٹ کا کھانے کے لئے رکھے۔ ایک تہائی پانی کے لئے اور باقی سانس لینے کے لئے خالی رکھے"۔

ابن عمرؓ راوی ہیں کہ ایک شخص نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ڈکار لیا۔ آپ نے فرمایا "اپنے ڈکار کو روک۔ قیامت کے دن تم میں سے زیادہ بھوکا شخص وہ ہوگا جو دنیا میں پیٹ کو زیادہ بھرتا ہے۔

انس بن مالک کہتے ہیں کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"یہ بات اسراف میں شامل ہے کہ تو جس چیز کے کھانے کی خواہش کرے وہ تمام کی تمام کھا جائے"

روزنامہ "الفضل" کی اشاعت کے متعلق احباب جماعت کا فرض

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ ۱۹۵۷ء پر الفضل کے متعلق فرمایا کہ:۔

"سلسلہ کے اخبارات میں سب سے اوّل "الفضل" کا مقام ہے۔ اور یہی حقیقت ہے۔ الفضل ایک روزنامہ ہے۔ جس کے ذریعہ احباب کو ہر روز سلسلہ کی خبریں پہنچتی ہیں اور احباب کا تعلق سلسلہ سے روز بروز مضبوط تر ہوتا جاتا ہے۔ اور ایمان کے لئے باعث ازدیاد ہوتا ہے"

اسی طرح حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:۔

"اخبار قوم کی زندگی کی علامت ہوتا ہے۔ جو قوم زندہ رہنا چاہتی ہے اسے اخبار کو زندہ رکھنا چاہیئے"

الفضل جماعت احمدیہ کا قومی اور مرکزی اخبار ہے۔ لیکن اس کی اشاعت جماعت کی وسعت کے مقابل پر بہت کم ہے احباب کو اس کی اشاعت بڑھانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اس کے زیادہ سے زیادہ خریدار بنیں اور غیر از جماعت دوستوں کے نام بھی اسے جاری کرائیں اس کی سالانہ قیمت صرف ۲۴ روپے اور خطبہ نمبر کی قیمت صرف پانچ روپے۔ مینیجر

(روزنامہ الفضل ربوہ)

چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

(از عبداللہ اثری)

نام نہاد جماعت اسلامی کے امیر سید ابوالاعلیٰ مودودی نے ۱۸ جون ۱۹۵۵ء کو شیخوپورہ کے ایک اجتماع میں فخریہ انداز میں کہا کہ:۔

"جب بھی علماء کو ذلیل و رسوا کرنے کی کوشش مخالفین مذہب کی طرف سے ہوتی ہے۔ تو جماعت اسلامی ہی سینہ سپر ہو کر کھڑی ہوتی ہے۔ اس پچھلے دنوں کی بات ہے۔ کہ فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت میں کھلم کھلا علماء کو خوار کرنے کا سامان ہو رہا تھا۔ اور ان کی طرف سے مدافعت کرنے والا تنہا میں تھا۔ میرے پے بہ پے تین بیانات پبلک میں شائع ہو چکے ہیں۔ جن کو دیکھ کر ہر شخص یہ معلوم کر سکتا ہے۔ کہ میں نے ان میں دین اور اہل دین کی کس طرح مدافعت کی ہے۔ پھر تحقیقاتی رپورٹ جب شائع ہوئی۔ تو ایک دنیا نے دیکھ لیا۔ کہ اس میں علماء کی کیا گت بنائی گئی ہے۔ اس رپورٹ کی اشاعت پر سب کو سانپ سونگھ گیا تھا۔ صرف ایک جماعت اسلامی ہی تھی۔ جس نے اس رپورٹ پر تبصرہ شائع کر کے علماء کو اس ننگ و عار سے بچایا"

حضرت ابوالاعلیٰ مودودی امیر جماعت اسلامی اور پیشوائے مدعیان "صالحیت" کے اس سفید جھوٹ پر مجھے بہت تعجب ہوا۔ کہ ایک شخص جو اپنے آپ کو اپنے وقت کا مجدد اعظم سمجھتا ہے۔ اور جس کے مرید اسے انبیائے کرام علیہ السلام سے بھی اونچا ظاہر کرتے ہیں۔ اتنی بڑی کذب بیانی سے کام لیتے ہوئے ذرہ بھر نہیں شرماتا۔ دنیا جانتی ہے۔ کہ تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ پر پہلا تبصرہ آغائے مرتضیٰ احمد خاں میکش کے قلم سے ۲۹ اگست ۱۹۵۴ء کو روزنامہ "نوائے پاکستان" کے خاص نمبر میں شائع ہوا۔ جو اس کے بعد "محاسبہ" کے عنوان سے پمفلٹ کی شکل میں چھاپہ گیا۔ جماعت اسلامی کے تبصرہ بازوں نے "محاسبہ" کی اشاعت سے حوصلہ پا کر تین ماہ دس دن بعد مورخہ ۷ دسمبر ۱۹۵۴ء کو اپنے آرگن روزنامہ تسنیم میں اپنا تبصرہ چھاپا۔ اور بعد ازاں اسے پمفلٹ کی شکل میں شائع کیا۔ اور اس میں بھی حسب عادت دین اسلام اور علمائے کرام کی مدافعت کرنے کے بجائے صرف ان تنقیدات کا جواب دینے کی کوشش کی۔ جو عدالت نے جماعت اسلامی کے معتقدات و اعمال پر کی تھیں۔

جناب مودودی صاحب کا دوسرا ادعا بھی یکسر بے بنیاد ہے۔ کہ تحقیقاتی عدالت میں علماء کی طرف سے مدافعت کرنے والے تنہا وہ تھے۔ عدالتِ تحقیقات کی روئداد اخبارات میں چھپتی رہی ہے۔ جماعت اسلامی کا رول اس میں اپنی کھوپری بچانے کے سوا اور کچھ نہ تھا۔ جناب مودودی صاحب اور ان کے وکلاء نے اسی سلسلے میں صریح کذب بیانی کر کے علماء کے طبقہ کو مضحکہ خیز کیفیت میں ڈال دیا۔ جس پر عدالت کو بھی یہ لکھنا پڑا۔

"اس اختلاف کی وجہ سے جو ایک طرف مولانا ابوالاعلیٰ مودودی کی گواہی اور دوسری جانب مولانا ابوالحسنات اور سید مظفر علی شمسی کی گواہی کے درمیان پایا جاتا ہے۔ اس بات کا فیصلہ کرنا کہ کس کا بیان صحیح ہے۔ کسی قدر مشکل اور قطعی طور پر ناگوار کام ہے۔ از بس کہ جماعت اسلامی کی ذمہ داری کا فیصلہ کرنا صرف اس امر واقع پر منحصر نہیں۔ اس لیے ہم اس نقطہ پر اپنی تحقیق کا اظہار کرنے سے محترز رہتے ہیں"

عدالت کے اس ریمارک سے ظاہر ہے۔ کہ مودودی صاحب کی گواہی نے جو دیگر علمائے کرام کی گواہی سے مختلف تھی۔ فاضل جج صاحبان کی نظروں میں علماء کے طبقہ کو کس قدر ذلیل کیا۔ اور جماعت اسلامی کی روش کو جو اس نے اپنی کھوپری بچانے کے لیے عدالت کے سامنے اختیار کی۔ عدالت نے یہ لکھ کر جھٹلا دیا۔ کہ جماعت اسلامی کے صریح انکار و فرار کے باوجود ہم اس جماعت کو راست اقدام کی ذمہ داری میں مجلس عمل کی شریک قرار دیتے ہیں۔

حیرت کا مقام ہے کہ مودودی صاحب نے ایسے امور میں جو عدالت کے ریکارڈ اور اس کے فیصلوں میں ثبت ہو چکے ہیں۔ اور جن پر اخبارات کی اشاعتوں کی تاریخیں شاہد ہیں۔ کس قدر دیدہ دلیری کے ساتھ جھوٹ بولنے کی جرأت کی ہے۔ اور ایسا کرتے وقت ان کی پیشانی پر ندامت کے عرق کا کوئی قطرہ نمودار نہ ہوا۔ آغائے مرتضیٰ احمد خان میکش نے "نوائے پاکستان" مورخہ ۱۹ جون کے اداریہ میں ٹھیک لکھا ہے۔ کہ جماعت اسلامی کے کام کی ایک ٹیکنیک یہ بھی ہے۔ کہ دوسروں کے کام کا کریڈٹ اپنے حساب میں درج کرانے کی کوشش کی جائے۔ مودودی صاحب کے اس بیان نے ظاہر کر دیا۔ کہ ایسا کرنے کے لیے اس جماعت کے صالحین کو اور اس کے امیر کو بڑے سے بڑا جھوٹ بولنے میں کوئی عار نہیں۔

(نوائے پاکستان ۲۲ جون ۱۹۵۵ء)

سچی باتیں

از مولانا عبدالماجد صاحب دریابادی

یاد تو ہوگا۔ ابھی دو ہی ایک پشت قبل اسی ملک میں اور اسی سرزمین پر مسلمانوں میں بیوہ کا عقد کس درجہ معیوب تھا۔ کسی شریف کے ہاں اس کی بیوہ بہن یا لڑکی کو عقد کا پیام دینا گویا اسے گالی دینا تھا۔ عوام کالانعام کا ذکر نہیں۔ اچھے اچھے عالم فاضل مشائخ اپنے اپنے گھروں میں کمسن بیوہ بہنوں اور لڑکیوں کو بٹھلائے ہوئے تھے۔ اور کسی کا منہ نہ تھا۔ کہ عقد ثانی کی بات چیت کرتا۔ اور یہ شدید تعصب ابھی کوئی پچاس سال ادھر تک اسی طرح زور و شور سے قائم تھا۔ قرآن مجید کی آیات وانکحوا الایامیٰ صراحت کے ساتھ سنت رسول تعامل صحابہؓ یہ سب ایک طرف اور دوسری طرف محض ہمسایہ قوم کا رواج۔ ان سب پر غالب۔ مانیے یا نہ مانیے۔ حیرت چاہے جتنی کر لیجیے۔ بہرحال واقعہ تھا یہی اور مسلمانوں کی یہ بغاوت اسلام کے خلاف کھلم کھلا دو چار سال نہیں شاید صدیوں جاری رہی

اور مثال تنہا اسی مسئلہ کی نہیں۔ عورت کی میراث شرعی سے متعلق امت کا کیا عمل رہا ہے؟ قرآن مجید کے صاف صاف حکم کے باوجود کتنے باپوں نے بیٹیوں کو حصہ دلایا۔ اور کتنے بھائیوں نے بہنوں کو ترکہ میں اپنا شریک بنایا؟ اس کے برعکس دھڑلے کے ساتھ اور فخریہ "رواج خاندانی" عدالتوں تک میں شریعت کے خلاف پیش ہوتا رہا ہے یا نہیں؟ ہم مسلمان ہیں ضرور۔ لیکن حق دختری ہمارے خاندان میں رائج نہیں۔ ترکہ ہمارے ہاں صرف مردوں میں تقسیم ہوتا ہے۔ بزرگوں کے وقت سے ہمارے ہاں کی واجب العرض میں یہی لکھا چلا آرہا ہے —— مسلمان اس جزئی ارتداد کا اعلان پوری جسارت اور بلند آہنگی سے کرتے رہے۔ اور پھر بھی مسلمان کے مسلمان بنے رہے۔ رواج کی قوت کا یہ اثر تھا۔ کہ بہنیں اور لڑکیاں خود اپنا حصہ مانگنے سے شرمانے لگیں۔ اور مانگنا الگ رہا ملتے ہوئے حصہ سے انکار کرنے لگیں۔

ان نظیروں کو جو بالکل سامنے ہی کی ہیں۔ سامنے رکھ اس پر حیرت کیوں کیجیے۔ کہ عورتوں ہی کے سلسلہ میں اب امت نے بغاوت تعدد ازدواج کے مسئلہ میں شروع کی ہے۔ اور قرآن مجید کی صراحت۔ رسول کریم اور انبیائے سابقین کی سنت اور صحابہ کرام کے تعامل سب کے خلاف صدا یہ لگانا شروع کی ہے۔ کہ "مسلمان شوہر اب ایک وقت میں بیوی ایک کے سوا دوسری نہیں کر سکتا۔ اور اگر وہ اس کی ہمت کرے۔ تو زندگی اس پر تنگ کر دی جائے۔ ہاں بلا قید نکاح یوں جتنی عورتوں کے ساتھ چاہے منہ کالا کرتا پھرے" —— غیر قوموں کی تقلید۔ جاہلی مذہبوں کی ریس جس طرح پہلی دو بغاوتوں میں محرک رہی ہے۔ ٹھیک اسی طرح اس تیسری اور جدید ترین اور نہایت "فیشن ایبل" بغاوت کی بھی محرک عمل ہے۔

وزیر کی حاضری مسجد میں

اسٹیٹسمین کے اسٹاف رپورٹر کے قلم سے:۔

"صبح تڑکے کی شدید و تند آندھی کے باوجود آج شہر کی مختلف مسجدوں میں کوئی دو لاکھ مسلمانوں نے نماز عید پڑھی۔ ..... جامع مسجد میں جہاں سب سے بڑی جماعت تھی۔ اور امامت شاہی امام نے کی تھی۔ نماز پڑھنے والوں میں سفیر عرب برائے ہند اور وزیر خارجہ ہند ڈاکٹر سید محمود بھی تھے۔"

ڈاکٹر سید محمود کے وزارت مرکزی میں شامل ہو جانے سے کم سے کم یہ نفع تو ہوا۔ کہ ایک مرکزی وزیر ہند کا نام نماز اور روزہ کے سلسلہ میں اخبارات میں آنے لگا ہے۔ کچھ دن ہوتے یہ اطلاع بھی چھپی تھی۔ کہ موصوف نے ختم رمضان کی شام بانڈونگ کی جامع مسجد میں بسر کی۔ باتیں بظاہر بالکل معمولی سی ہیں۔ اور چھوٹے بڑے ہر مسلمان کے لیے نماز اور روزہ تو کھلے ہوئے فرائض ہیں ہے۔ لیکن جس دور سے ہندی مسلمان اس وقت گزر رہا ہے۔ خصوصاً اس کے اکابر۔ اسے لحاظ رکھتے ہوئے یہ معمولی باتیں بھی غیر معمولی باتیں بن گئی ہیں۔ اور پیاسے کو جب پانی میسر نہیں آتا۔ تو وہ شبنم ہی کو غنیمت سمجھتا ہے۔

پُرحسرت انجام

"جے پور ۲۷ مئی۔ عین عید کے دن جبکہ شہر میں سارے مسلمان خوشیاں منا رہے تھے ایک سینما گھر میں ایک حادثہ ہوا۔ جو پندرہ پندرہ برس کے دو نوجوان لڑکوں کے لیے جان لیوا ثابت ہوا۔ جامع مسجد میں نماز پڑھنے کے بعد یہ دونوں ایک پکچر دیکھنے کے لیے سینما گئے۔ وہاں ٹکٹ کی کھڑکی پر ہجوم اتنا زیادہ تھا۔ کہ یہ دونوں دب کر اور مجمع کے پیروں سے کچل کر ہلاک ہو گئے۔ زخمی دو اور شخص بھی ہوئے"

کتنا پُرحسرت اور عبرتناک انجام ہوا۔ ان نوجوان نمازیوں کا عید کی نماز کے بعد کی خبر یہی نکلنا چاہیے تھی۔ فلم بینی کی یہ شدت شوق کہ اس میں اپنی جان تک کی پرواہ نہ کی۔ خبر جس درجہ تکلیف دہ ہے ان پرکن الفاظ میں تبصرہ کیا جائے؟ اتنا پُرحسرت انجام بھی کیا دوسروں ★

★ کے لیے درس عبرت آموز نہ ہوگا؟ کوئی خیالی اور افسانوی ٹریجڈی اس سے بڑھ کر حسرتناک اور کیا ہوگی؟

(صدق جدید لکھنؤ ۱۰ جون ۱۹۵۵ء)

انیس سالہ جہاد میں حصہ لینے والے اپنے بقائے کب تک ادا کر دیں ؟

(۱) تحریک جدید کے بعض مجاہدوں نے اپنے بقایا کے ادا کرنے کے لئے جون یا جولائی یا اگست بلکہ بعض نے ستمبر ۱۹۵۵ء تک مہلت لی ہوئی ہے۔ چونکہ دفتر کی طرف سے بار بار یاددہانی کرانے کے باوجود ایک یاددہانی جون کے شروع میں بھی ارسال کر دی گئی ہے۔ احباب اپنے بقائے جلد تر ادا کر دیں۔ بعض احباب کو بذریعہ رجسٹری بھی اطلاع کی تھی۔ لیکن بعض کی رجسٹریاں واپس بھی آئی ہیں۔ بوجہ عدم پتہ اس لئے ممکن ہے کہ بعض کو یاددہانی نہ ملی ہو۔

(۲) اس لئے بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے۔ ہر بقایا دار اپنا بقایا یکمشت یا قسط وار جس طرح آسانی ہو اگست ۵۵ء کے پہلے عشرہ تک ادا کر لے تا اس کا نام انیس ۱۹ سالہ فہرست میں آجائے۔

(۳) اس کے بعد ایک فہرست ان احباب کی جنہوں نے انیس ۱۹ سال پورے ادا کئے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور انشاء اللہ تعالیٰ پیش کی جائے گی اور دوسری فہرست ان کی جو بقایا دار ہیں تا ان کا نام فہرست سے خارج کرنے کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت حاصل کی جائے۔

(۴) پس بقایا دار احباب قبل اس کے کہ ان کے نام بصورت بقایا داران حضور کے پیش ہو وہ اپنا بقایا ادا کرنے والوں کی فہرست میں حضور ایدہ اللہ کے پیش ہوں۔ یہی صحیح اور سیدھا راستہ ہے۔

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

کراچی کے احمدی طلباء کیلئے ضروری اعلان

احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن کراچی کے جملہ اراکین کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ نظامت تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام کشتی نوح۔ احمدیت کا پیغام اور رسالہ الوصیت کا جو امتحان ۲۶ جون ۵۵ء کو ہو رہا ہے تمام اراکین کی شرکت اس میں ضروری ہے۔ جملہ اراکین اس اطلاع کو ایسوسی ایشن کی طرف سے واضح ہدایت سمجھیں اور اس کی تعمیل کریں۔ خواجہ سعید احمد بٹ

چیئرمین احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن کراچی

درخواستہائے دعاء

(۱) میں چند مجبوریوں کی وجہ سے پریشان ہوں۔ احباب اور درویشان قادیان سے التجا ہے کہ وہ دعاء فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری تمام مشکلات دور فرمائے۔ نیز میرے والد صاحب محترم بیمار ہیں ان کی صحت یابی کیلئے دعاء فرمائیں۔ ایم اے سعید (ابن علی)

(۲) میری والدہ صاحبہ اور دادی صاحبہ کافی عرصہ سے بیمار ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ عبدالحکیم خاں کاٹھ گڑھی

جامعۃ المبشرین کی شاہد کلاس کا سالانہ امتحان ۱۵ جون سے شروع ہو چکا ہے۔ احباب کرام تمام طلبہ کی نمایاں کامیابی کے لئے درد دل سے دعاء فرمائیں!

سیکرٹریان مال جماعتہائے احمدیہ کی توجہ کیلئے ضروری اعلان

فارم ہائے بجٹ بابت سال ۵۶-۱۹۵۵ء معہ ہدایت تشخیص بجٹ تمام جماعتوں کو بھیجے جا چکے ہیں۔ تمام سیکرٹریان مال اپنی اپنی جماعتوں کے بجٹ ۳۰ جون ۱۹۵۵ء سے پہلے پہلے تشخیص فرما کر نظارت بیت المال میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ نظارت بیت المال ربوہ

عازمان حج توجہ فرمائیں!

امسال جن احمدی احباب کو حج کے لئے اجازت حاصل ہو گئی ہے وہ براہ مہربانی فوراً دفتر ہذا کو اپنی تاریخ روانگی اور جہاز متعلقہ کے نام سے مطلع فرمائیں۔ حسب ذیل دوستوں کی طرف سے تا حال اطلاع ملی ہے وہ دیگر دوستوں کے علم کے لئے درج کر دی جاتی ہے۔ ان کی کراچی سے روانگی انشاء اللہ تعالیٰ جولائی کے پہلے ہفتہ میں ہو گی۔ (۱) شیخ نبی بخش صاحب معہ اہلیہ صاحبہ بدوملہی تحصیل نارووال (۲) مکرم سید انور صاحب چک ۱۲۱ ج ب گوگھڑوال براستہ لائلپور۔

مہتمم تحریک حج مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

جلسہ سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

جماعت احمدیہ شاہ مسکین ضلع شیخوپورہ کا ایک روزہ سالانہ جلسہ سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مؤرخہ ۳ جولائی ۵۵ء بروز اتوار کو ہوگا۔ اردگرد کی جماعتوں کے احباب سے التماس ہے کہ جلسہ میں شمولیت کر کے رونق کو بڑھائیں اور ثواب حاصل کریں۔ دور سے آنے والے احباب بروز ہفتہ کو آسکتے ہیں۔ مرکز کی طرف سے ایک مبلغ صاحب سلسلہ تشریف لائیں گے۔

محمد امین شاد دیہاتی مبلغ شاہ مسکین ضلع شیخوپورہ

آپ کا نام کس کس شق کے ماتحت آتا ہے؟

تعمیر مساجد بیرون پاکستان کے لئے چندے کی مندرجہ ذیل شرحیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مقرر فرمائی ہیں۔

شق ۱ ملازمین احباب کے لئے
ا۔ پہلی دفعہ ملازمت ملنے پر پہلی تنخواہ کا دسواں حصہ
ب۔ سالانہ ترقی ملنے پر ایک ماہ کی ترقی کی رقم

شق ۲ زمیندار احباب کے لئے
ا۔ دس ایکڑ سے کم زمین کے مالک بحساب ۱ر فی ایکڑ
ب۔ دس ایکڑ اور اس سے زیادہ کے مالک ۲ر 〃
ج۔ دس ایکڑ سے کم زمین کے مزارع ۸ر 〃
د۔ دس ایکڑ اور اس سے زیادہ زمین کے مزارع ۱ر 〃

شق ۳ تاجروں کے لئے
بڑے تجار مثلاً منڈیوں کے آڑھتی اور کارخانوں والے — ہر ماہ کے پہلے دن کے پہلے سودے کا پورا منافع

شق ۴ صناع۔ لوہار۔ بڑھئی نیز مزدوری پیشہ احباب کیلئے — ہر ماہ کے پہلے دن پائی اور مقرر کردہ دن کی مزدوری کا دسواں حصہ

شق ۵ ڈاکٹروں وکلاء صاحبان کے لئے
ا۔ پچھلے سال کی آمد سے موجودہ سال کی کل آمد کی زیادتی کا دسواں حصہ۔
ب۔ نیز ہر سال کے ماہ مئی کی آمد کا پانچ فیصدی۔

شق ۶ ٹھیکیدار صاحبان کیلئے۔ سال کے مجموعی منافع کا ایک فیصدی

شق ۷ لجنات اماء اللہ۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ترپن ہزار روپیہ کے مطالبہ پر اپنی وعدہ کردہ رقم (برائے مسجد ہالینڈ)

شق ۸ خوشی کی تقاریب پر — یعنے نکاح۔ شادی۔ بچے کی پیدائش۔ مکان کی تعمیر امتحان میں کامیابی وغیرہ پر حسب اخلاص و استطاعت۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مندرجہ بالا ارشادات کی تعمیل میں جلدی کیجئے۔ مسابقت فرمائیے اور جنت میں گھر بنائیے۔ (وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

قبرص کی تحریک آزادی

گذشتہ چند دنوں سے قبرص میں برطانوی حکومت سے آزادی حاصل کرنے کی تحریک اور دہشت انگیزی کی وارداتیں خاصا زور پکڑ چکی ہیں اور تازہ اطلاعات کے مطابق قوم پرست رضاکاروں نے برطانوی فوجی مراکز اور تجارتی اداروں پر بھی حملے شروع کر دیئے ہیں۔ کل ہی دستی بموں اور دوسرے اسلحہ سے مسلح رضاکاروں نے مشرق وسطیٰ کی برطانوی افواج کے کمانڈر انچیف جنرل کیلے کی قیام گاہ پر حملہ کیا اور وہاں دستی بم گرائے۔ اسی دوران قبرص کے دوسرے حصوں میں بھی وسیع پیمانے پر دہشت انگیزی کی وارداتیں ہو رہی ہیں۔ سرکاری اطلاعات کے مطابق یہ وارداتیں یونان سے قبرص کے الحاق کی حامی جماعت ای او کے اے کے ایماء پر ہو رہی ہیں اور ان کا مقصد یہ ہے کہ برطانیہ کو قبرص پر سے اپنا قبضہ ہٹانے پر مجبور کیا جائے۔

قوم پرست دستوں کی ان سرگرمیوں کا ہدف صرف برطانوی حکام اور فوجی مراکز ہی نہیں ہیں بلکہ قبرص کے وہ افراد بھی ان کا نشانہ ہو رہے ہیں جو قبرص سے برطانوی تسلط کے خاتمہ کے حامی نہیں۔

جزیرہ قبرص بحیرہ روم کے مشرقی حصے میں ہے اس کا رقبہ ۳۵۰۰ مربع میل اور آبادی ساڑھے چار لاکھ کے لگ بھگ ہے اس میں سے ۸۰ فیصدی یونانی اور باقی ۲۰ فیصدی ترک نسل سے تعلق رکھتے ہیں۔ ۱۵۷۱ء میں اس پر ترکیہ نے قبضہ کر کے اسے خلافت عثمانیہ کا حصہ بنایا اور اس پر کافی عرصہ تک ترکیہ کا قبضہ رہا۔ ۱۸۷۸ء میں برلن کانگرس کے موقع پر ترکیہ اور برطانیہ میں ایک معاہدہ ہوا جس کے مطابق قبرص [illegible] پر ترکیہ کا قبضہ ختم ہو گیا اور اسے برطانیہ کے حوالے کر دیا گیا۔

۱۹۱۴ء کی جنگ عظیم میں ترکیہ برطانیہ کے خلاف صف آراء ہوا۔ اس لئے اختتام پر برطانیہ نے قبرص پر مکمل طور پر قبضہ کر لیا اور ۱۹۲۵ء میں اسے برطانوی نوآبادی قرار دیدیا گیا۔ قبرص کی تمام سیاسی جماعتیں برطانوی تسلط کی شدید مخالف تھیں۔ اس لئے انہوں نے قبرص کو برطانوی نوآبادی بنانے کی سخت مخالفت کی۔ اسی بنا پر برطانیہ نے ۱۹۳۱ء میں قبرص کی قانون ساز کونسل کو جو ۱۸۸۲ء سے قائم چلی آ رہی تھی توڑ کر قانون سازی کے اختیارات بھی برطانوی گورنر کے حوالے کر دیئے۔ برطانیہ کے اس اقدام سے قبرص کی تحریک آزادی کو اور بھی تقویت پہنچی اور مختلف آزادی پسند جماعتوں نے متحد ہو کر برطانیہ کے خلاف محاذ قائم کر لیا۔ جزیرہ کی آبادی کی اکثریت چونکہ یونانیوں پر مشتمل ہے اس لئے ان کا مطالبہ یہ ہے کہ برطانیہ کو قبرص سے نجات دلا کر یونان سے ملحق کیا جائے۔ ۲۰ فیصد ترک آبادی تحریک آزادی میں تو شامل ہے لیکن قبرص اور یونان کے الحاق کی مخالف ہے۔ اس کا مطالبہ یہ ہے کہ یا تو قبرص کو آزاد خود مختار حیثیت دی جائے یا پھر ترک آبادی کی اکثریت کے علاقوں کو یونانی آبادی کی اکثریت کے علاقوں سے علیحدہ کر کے ترکیہ میں شامل کر دیا جائے۔

۱۹۴۶ء میں برطانیہ نے حریت پسند جماعتوں کے مطالبات کے پیش نظر اعلان کیا کہ وہ قبرص کو داخلی آزادی دینے کو تیار ہے لیکن یونان سے الحاق اور مکمل آزادی و خود مختاری کا مطالبہ کسی صورت میں بھی تسلیم نہیں کیا جائے گا

اس پیشکش کے منظور ہونے پر ۱۹۴۸ء میں قبرص میں ایک دستور ساز اسمبلی قائم کی گئی جس نے ۲۷ ارکان پر مشتمل ایک قانون ساز اسمبلی قائم کرنے کا فیصلہ کیا۔ ان میں چار حکومت کے نامزد ممبر ۱۸ یونانی آبادی کے منتخب ممبر اور باقی چار ترک آبادی کے نمائندے ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ آٹھ ارکان (چار سرکاری ممبر۔ تین یونانی اور ایک ترک نمائندہ) پر مشتمل ایک ایگزیکٹو کونسل کا قیام بھی عمل میں لایا گیا۔ ان اداروں کو قبرص کے داخلی مسائل کے بارے میں پوری پوری آزادی حاصل ہے۔

اب پھر قبرص کی آزادی پسند جماعتیں برطانوی تسلط کے خاتمہ اور مکمل آزادی اور خود مختاری کا مطالبہ کرتی ہیں۔ قبرص کو بحیرہ روم کا تیسرا بڑا جزیرہ ہونے کے باعث زبردست جنگی اہمیت حاصل ہے اور سکندریہ کا بحری اڈہ برطانیہ کے ہاتھوں نکل جانے کے باعث اب مشرق وسطیٰ کی برطانوی کمان کے ہیڈکوارٹر قبرص ہی میں ہیں۔ ان حالات میں برطانیہ اس بات پر تیار نہیں کہ وہ اب قبرص کو آزادی دے کر مشرق وسطیٰ میں اپنے اثر و رسوخ اور فوجی اہمیت کا یکسر خاتمہ کر دے۔ یونان کی جانب سے بھی قبرص کی تحریک آزادی کی حمایت کی جاتی رہی ہے۔ گزشتہ سال برطانوی وزیر مملکت برائے نوآبادیات مسٹر ہاپکنز نے قبرص کے متعلق برطانوی پالیسی کی وضاحت کرتے ہوئے کہا تھا کہ قبرص کی اہم فوجی حیثیت کے پیش نظر برطانیہ اسے یونان کے حوالے نہیں کر سکتا کیونکہ یونان فوجی لحاظ سے مستحکم نہیں۔ اس پر یونان نے برطانیہ کے خلاف شدید احتجاج کیا اور یونان اور قبرص کے طول و عرض میں برطانیہ کے خلاف مظاہرے کئے گئے۔

(بقیہ صفحہ ۸ پر آخری کالم)

اڑن طشتری

اڑن طشتری کی حقیقت کیا ہے؟ یہ مسئلہ اہل سائنس میں بحث و تمحیص کا موضوع بنا ہوا ہے۔ مگر ابھی تک اس سلسلے میں کوئی حتمی رائے قائم نہیں کی گئی۔ بیشتر ماہرین کا خیال یہ ہے۔ کہ اڑن طشتری کا وجود ایٹمی تجربات کا مرہون منت ہے۔ آج سے کوئی دس سال قبل ایٹم بم گرانے کا پہلا تجربہ کیا گیا۔ اور اسی زمانے میں اڑن طشتری دیکھے جانے کے متعلق پہلی مرتبہ اخبارات میں خبریں شائع ہوئیں۔ ماہرین یہ رائے ظاہر کرتے ہیں۔ کہ ایٹم بم فضا کی ماہیت میں جو انقلاب پیدا کرتا ہے۔ اس سے ہوا کے دباؤ میں توازن قائم نہیں رہتا۔ اور یہ صورت حال ایسے تیز رفتار مرغولے پیدا کرنے کا باعث بنتی ہے۔ جو فضا میں گھومتے پھرتے رہتے ہیں۔ انہی مرغولوں کو اڑن طشتری سمجھ لیا جاتا ہے۔

اڑن طشتریاں زندہ اجسام ہیں یا کچھ اور۔ اس مسئلہ پر بھی بحث و تمحیص کا سلسلہ جاری ہے۔ کوئی انہیں کسی عالم بالا کا طیارہ قرار دیتا ہے۔ تو کوئی کچھ اور۔ اس سلسلہ میں اخبارات میں جو خبریں شائع ہوئی ہیں۔ وہ دلچسپ ہونے کے ساتھ ساتھ اس قدر متضاد ہیں۔ کہ اڑن طشتریوں کے بارے میں کوئی حتمی رائے قائم نہیں کی جا سکتی۔ دنیا کے قریباً سبھی حصوں سے اڑن طشتریاں دیکھے جانے کی اطلاعات موصول ہوتی رہی ہیں۔ ان کے وجود کے بارے میں کوئی یقینی شہادت اب تک حاصل نہ ہوئی تھی۔ اور زیادہ تر اسے واہمہ یا مبالغہ ہی کا نتیجہ سمجھا جاتا تھا۔ اب ڈربن کے ایک سکول ماسٹر مسٹر نبیرنے اس کے وجود کا ثبوت پیش کیا ہے۔ اس نے کہا ہے۔ ۱۲ ر جولائی ۱۹۵۴ء کی صبح کو ناشتہ کر کے میں موٹر پر بازار گیا۔ تو میں نے دیکھا کہ حبشی آبادی کی ایک جماعت انگلی اٹھا اٹھا کر آسمان کی طرف نہایت غور سے دیکھ رہی ہے۔ اور میں نے بھی ایک گول سیاہ رنگ کی چیز بہت دور بلندی میں دیکھی۔ میں نے یہ خیال کر کے کہ کوئی چڑیا ہوگی۔ یا ہوائی جہاز زیادہ پروا نہیں کی۔ لیکن آگے بڑھ کر جھول پہاڑی پر میں نے اسے زیادہ قریب سے دیکھا۔ تو معلوم ہوا کہ وہ گول نہیں بلکہ بیضوی شکل کی ہے۔ میں موٹر سے اتر کر غور سے دیکھنے لگا۔ اب وہ بالکل سر پر تھی۔ اور اس کا رنگ خاکی تھا۔ وہ ایک جگہ پر قائم تھی۔ گھڑی کے پنڈولم کی طرح اس میں افقی حرکت پائی جاتی تھی۔ اس کے بعد وہ فضا میں دفعتاً بلند ہوئی۔ اس سے نہ کوئی دھواں پیدا ہوتا تھا نہ روشنی میں نے کیمرا نکالا۔ اور اس کی کئی تصویریں لیں۔ سب سے آخری مرتبہ نظروں سے غائب ہونے سے قبل میں نے اسے دیکھا۔ تو ایک روشن حلقہ اس کا احاطہ کئے ہوئے تھا۔

میری بیوی اڑن طشتریوں کی قائل تھی۔ اور اس نے بہت سے تراشے اخباروں کے جمع کر رکھے تھے۔ جنہیں وہ مجھے دکھاتی اور میں ہمیشہ اسے واہمہ سمجھ کر ٹال دیتا۔ اس سے جب میں نے گھر لوٹ کر یہ سارا قصہ بیان کیا تو وہ بہت خوش ہوئی۔ اور ہم دونوں کیمرے کو لے کر ایک فوٹو گرافر کے پاس پہنچے۔ تاکہ وہاں فلم کو ڈویلپ کرائیں۔

وہ کیمرے کو ڈارک روم میں لے گیا۔ اور وہاں فلم نکال کر ڈویلپ کرنے لگا۔ ہم لوگ بھی موجود تھے۔ تھوڑی دیر میں فلم کے اوپر تصویر ابھرنا شروع ہوئی۔ اور ہماری حیرت کی انتہا نہ رہی۔ جب ہم نے ایک سیاہ بیضوی شکل کی اڑن طشتری کی تصویر اس میں مرتسم دیکھی۔ اس کے بعد ہم مقامی جج کے پاس گئے۔ اور وہاں تصویر پیش کر کے میں نے اور فوٹو گرافر نے اپنا اپنا حلفی بیان تصدیق کروا دیا۔ یہ تصاویر بعد ازاں متعدد انگریزی اخبارات میں بھی شائع ہوئیں۔ (نوائے وقت لاہور ۵ ر جون ۱۹۵۵ء)

قبرص میں برطانوی حکام پر بم گرائے گئے

نکوسیا ۲۴ ر جون۔ قبرص میں برطانیہ کے خلاف گذشتہ چند دنوں سے دہشت انگیزی کی جو وارداتیں ہو رہی ہیں۔ ان میں مزید اضافہ ہو گیا ہے۔ اور پھر برطانوی حکام کے دفاتر اور مکانات پر دستی بم گرائے گئے۔ بم پھینکنے کی پہلی واردات ایک اعلیٰ برطانوی افسر سر جان ہینٹ کے مکان کے قریب ہوئی۔ اس میں کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ بعد ازاں شہر کے وسط میں واقع برطانوی ہوٹل کارلٹن ہوٹل پر ایک بم گرایا گیا۔ جس سے ہوٹل کے کچھ حصے کو نقصان پہنچا۔ تیسری واردات میں دو برطانوی فوجی افسروں کے مکانوں پر بم گرائے گئے۔ لیکن وہ بھی بال بال بچ گئے۔ چوتھی واردات میں برطانوی فوج کے ایک ٹرک پر فائرنگ کی گئی۔ جس سے دو اشخاص شدید زخمی ہوئے۔ ان دہشت انگیز سرگرمیوں کے پیش نظر برطانوی فوج نے اپنے حفاظتی اقدامات میں اضافہ کر دیا ہے۔ اور فوجی دستے نکوسیا کے اہم مقامات پر متعین کر دیئے گئے ہیں۔

مرکز میں مسلم لیگ اور متحدہ محاذ کی مخلوط وزارت بنائی جائیگی

چین کے وزیر اعظم چو این لائی نے پاکستان آنے کی دعوت منظور کرلی (وزیر اعظم)

ڈھاکہ ۲۵ رجون۔ وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی نے کہاہے۔ کہ اگر ضرورت پڑی تو مجلس دستور ساز قانون ساز ادارے کی حیثیت سے بھی کام کرے گی لیکن آئین سازی کے کام پر سب سے پہلے توجہ دی جائیگی۔ انہوں نے ڈھاکہ سے واپس کراچی روانہ ہوتے وقت تیج گاؤں کے ہوائی اڈے پر بتایا۔ کہ موجودہ کابینہ میں تبدیلی کے وقت ملک کی صورتِ حال اور پارٹی کی مضبوطی کا جائزہ لیا جائے گا۔

تاہم انہوں نے کہا۔ کہ فوری طور پر مرکز کی کابینہ میں تبدیلی نہیں کی جائے گی۔ لیکن آخر کار یہ کرنا پڑے گی۔ انہوں نے کہا۔ کہ مرکزی کابینہ میں پاکستانی افواج کے کمانڈر انچیف کو بطور وزیر دفاع مزید عرصہ تک رکھنے پر بھی غور کیا جائے گا۔ اور یہ فیصلہ گورنر جنرل کے مشورے سے ہوگا۔ انہوں نے مزید کہا۔ کہ مجلس دستور ساز کا اجلاس آئین ساز ادارے کی حیثیت سے مری میں ۷ رجولائی کو ہوگا۔ کیونکہ ہم آئین سازی کو سب سے زیادہ اہمیت دینا چاہتے ہیں۔ تاہم اگر یہ ضروری ہوا۔ تو مجلس دستور ساز سے قانون ساز ادارے کی حیثیت سے بھی کام لیا جاسکتا ہے۔

وزیر اعظم نے کہا۔ کہ ۷ رجولائی کو مری میں مجلس دستور ساز کا جو اجلاس ہو رہا ہے۔ اس کی صدارت کے لئے گورنر جنرل ایک چیئرمین مقرر کریں گے۔ انہوں نے یہ نہیں بتایا۔ کہ چیئرمین کس کو مقرر کیا جائے گا۔ انہوں نے صرف اتنا کہا۔ کہ اس کے بعد صدر کا انتخاب کیا جائے گا۔

کلکتہ میں ڈم ڈم کے ہوائی اڈے پر مسٹر محمد علی نے کہا۔ کہ وہ مرکز میں مخلوط وزارت بنائیں گے انہوں نے رپورٹروں کو بتایا۔ کہ نئی مجلس دستور ساز میں مسلم لیگ سب سے بڑی پارٹی ہے۔ اور متحدہ محاذ کے لیڈر مسٹر فضل الحق نے تعاون کا یقین دلایا ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ مخلوط وزارت صرف متحدہ محاذ کے ساتھ بنائی جائے گی۔

انہوں نے یہ بھی انکشاف کیا۔ کہ چین کے وزیر اعظم مسٹر چو این لائی نے پاکستان کا دورہ کرنے کی دعوت منظور کرلی ہے۔ مسٹر محمد علی نے کہا۔ کہ مسٹر چو این لائی نے انہیں چین کا دورہ کرنے کی دعوت دی ہے۔ اور ان کا دورۂ پاکستان میرے دورے کے تبادلے کی حیثیت سے ہوگا۔ مسٹر محمد علی نے یہ بھی انکشاف کیا کہ میں غالباً اس سال کے آخر میں چین جاؤں گا۔

کلکتہ میں چند گھنٹے قیام کے دوران انہوں نے مغربی بنگال کے وزیر اعلیٰ مسٹر بی سی رائے کے ساتھ دوپہر کا کھانا کھایا معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے غیر رسمی طور پر اقلیتوں کے مسئلہ پر بات چیت کی۔

کشمیر کے بارے میں سوالات کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے اپنے سابقہ بیان کو دوہرایا۔ کہ اگر کراچی میں دونوں وزرائے اعظم کی آئندہ بات چیت ناکام ہوگئی۔ تو وہ اس مسئلہ کو اقوام متحدہ میں پہنچا دیں گے۔ انہوں نے واضح کیا کہ یہ بیان انہوں نے مسٹر نہرو کے مشورے کے بغیر دیا ہے۔ پاکستان کشمیر کے تنازعہ کو جلد طے کرنا چاہتا ہے۔ انہوں نے اعلان کیا۔ کہ ہم مزید انتظار نہیں کریں گے۔ مسٹر محمد علی نے اس پر یقین کا اظہار کیا۔ کہ اگر مسئلہ کشمیر طے ہوگیا۔ تو پاکستان و بھارت کے دوسرے تنازع بھی طے ہو جائیں گے

مغربی جرمنی کے لئے اسلحہ

لندن ۲۵ رجون۔ مغربی جرمنی کی آئندہ فوج کے لئے ابتداء میں ۹۰ فی صد اسلحہ غیر ممالک بالخصوص امریکہ اور برطانیہ سے منگوایا جائیگا۔ بون سے "ڈیلی میل" کا وقائع نگار رقمطراز ہے۔ کہ ابتداء میں ۳۰۰۰ برطانی سینچورین اور امریکی پیٹن ٹینکوں کے آرڈر دیئے جائیں گے۔ ان کے علاوہ ۲۰۰۰ ہزار برطانی لڑاکا طیارے بھی حاصل کئے جائیں گے۔

چین میں چھ لیڈروں کو سزائے موت کا حکم

ہانگ کانگ ۲۵ رجون۔ پیکنگ ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ وسطی چین کی پولیس نے کمیونسٹوں کے خلاف ایک خفیہ انجمن کا پتہ چلایا ہے۔ اور عوامی عدالت نے اس کے چھ لیڈروں کو سزائے موت اور باقی کے گرفتار شدہ ۴۲ ممبروں کو مختلف قید کی سزائیں دی ہیں۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ انجمن تین صوبوں چین کیانگ انسو اور شان تونگ میں اپنا اثر بڑھا رہی تھی۔ گذشتہ ہفتے بھی حکومت چین نے صوبہ ہوپے میں اسی قسم کی ایک انجمن کا پتہ چلایا۔ کہ اس کے تمام سرکردہ ممبروں کو سزائے موت دی تھی۔

تجارتی نرخ

لاہور مارکیٹ

ماش ۷ رسیر مونگ ثابت ۷ رسیر مسور ثابت ۷ رسیر۔ چنے ۵ رسیر کابلی چنے ۲ رسیر۔ گندم ۱۱/۴ روپے فی من۔ آٹا ۱۱/۴ روپے گڑ ۷ رسیر۔ شکر ۸ رسیر۔ چینی دیسی -/۱ روپیہ تیل تورپہ ۱/۸ تیل تلی ۲/۴ دیسی گھی ۴/۴ بناسپتی ۲/۶ روپے۔ سرخ مرچ ۱/۴ فی سیر۔ نمک ۲۰ رسیر ہلدی -/۳ روپے یا -/۲ روپے سیر خشک بادام ۱/۱۲ تا -/۲ روپے سوگی ۱/۸ سیر کھوپرہ -/۵ فی سیر۔ پستہ -/۱۱ روپے فی سیر۔

بھارت کو خدشہ ہے کہ کشمیر کے مسلمان پاکستان کے حق میں ووٹ دیں گے

کراچی ۲۴ رجون۔ ڈبلن کے "آئرش ٹائمز" نے ایک حالیہ اداریہ "کشمیر کا مسئلہ" میں لکھا ہے کہ کشمیر میں رائے شماری پر بھارت کا اعتراض اس قدرتی خوف کی وجہ سے ہے کہ وہاں کی اکثریت پاکستان سے الحاق یا معاہدے کے لئے ووٹ دے گی۔

بھارت کے لئے دیر ہی سود مند ہے۔ کیونکہ کشمیر کا جو حصہ پاکستان کے کنٹرول میں ہے کہ وہ اتنا زرخیز اور آباد نہیں۔ اس کے مقابلہ پر کشمیر کا دارالحکومت سری نگر اور وادی کشمیر بھارت کے قبضے میں ہے۔

اخبار نے مزید کہا ہے کہ پاکستان کا رویہ ایک محافظ کا سا ہے اور وہ اس وقت کے انتظار میں ہے جب کشمیر کے لوگ اپنی قسمت کا خود فیصلہ کریں گے۔ اس کے برعکس بھارت کی مکمل حکومت سرینگر میں معروفِ کار ہے۔ اس کی ترقی کے لئے بھارت کے خزانے سے روپیہ صرف ہوتا ہے۔ پاکستان کا محدود خزانہ آزاد کشمیر کی اسکیموں کی مالی امداد کے لئے صرف نہیں ہوتا۔ اس طرح کشمیر کے پاکستان سے الحاق کے خلاف بھارت کا سب سے بڑا ہتھیار یہ ہوسکتا ہے کہ مسلم حکومت میں ترقی یافتہ علاقوں میں نقصان پہنچے

بولٹن ایوننگ نیوز نے اپنے اداریہ میں کشمیر مذاکرات کے عنوانات کے تحت لکھا کہ کیا ہی اچھا ہو۔ اگر دولت مشترکہ کے اہم ممالک (بھارت پاکستان) کشمیر کے مسئلہ پر اپنے اختلافات دور کرسکیں۔ کیونکہ مسلم اکثریت والی اس ریاست پر "کون حکومت کرے" کے مسئلہ نے تقسیم ہند کے وقت سے دونوں ممالک کے تعلقات بے حد خراب کر رکھے ہیں۔

اس نے مزید کہا ہے کہ ایشیا کے مستقبل کے لئے بھارت اور پاکستان کی مضبوط دوستی بہت اہم ہے۔

آخر پر اس نے لکھا ہے کہ مسٹر نہرو جنہوں نے بے شمار مسائل کو پر امن طریقوں سے حل کرنے کے لئے لیکچر دیئے ہیں۔ کشمیر کے مسئلہ پر دوسری قوموں کے لئے مثال قائم کر سکتے ہیں۔

بار ایسوسی ایشن سرگودھا نے مودودی صاحب کو ایڈریس پیش نہیں کیا

لاہور کے ایک روزنامہ میں ایک خبر چھپی ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن سرگودھا نے مولانا مودودی کی آمد پر ان کو ایڈریس پیش کیا۔ یہ خبر بالکل غلط ہے۔ اس ایسوسی ایشن کی طرف سے کوئی ایسا ایڈریس پیش نہیں کیا گیا۔ اگر یہ خبر پروپیگنڈا اسٹنٹ کے طور پر شائع کی گئی ہے تو یہ غیر ذمہ داری کی انتہا ہے۔ بار ایسوسی ایشن جماعت اسلامی کے اس اقدام کی مذمت کرتی ہے اور اس کے خلاف پرزور احتجاج کرتی ہے۔

سید غضنفر علی بخاری ایڈووکیٹ
سیکرٹری ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن سرگودھا

قبرص کی تحریک آزادی (بقیہ صفحہ ۔۔)

۲۰ر اگست ۱۹۵۴ء کو یونانی نمائندہ نے اقوام متحدہ میں برطانیہ کے خلاف درخواست پیش کی اور مطالبہ کیا کہ قبرص کے باشندوں کو رائے شماری کے ذریعہ اپنے مستقبل کا فیصلہ اور یونان سے الحاق کرنے کا موقعہ دیا جائے۔ برطانوی نمائندہ نے اس درخواست کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ برطانیہ قبرص کو ہر داخلی آزادی دینے کو تیار ہے لیکن بحیرہ روم کے علاقے میں قیام امن کے لئے قبرص کا برطانوی نگرانی میں رہنا ضروری ہے۔ قبرص کی ترک آبادی نے بھی یونان کی درخواست کی مخالفت کی اور مطالبہ کیا کہ قبرص کو داخلی امور میں مکمل آزادی دی جائے۔ لیکن اسے یونان سے ملحق نہ کیا جائے۔ ابھی تک یہ مسئلہ اقوام متحدہ میں زیر غور ہے۔

قبرص کی اقتصادیات میں زراعت کو اہم حیثیت حاصل ہے اور یہاں سے گندم۔ پھل۔ روئی اور اون برآمد کئے جاتے ہیں۔ نکوشیا جزیرے کا دارالحکومت اور ماگسٹا سب سے بڑی بندرگاہ اور فوجی مرکز ہے؛ (نوائے وقت لاہور ۲۴ جون)